مسائل غسل

اس کتاب میں غسل کے فرائض وواجبات، صحبت کے مسائل، حیض ونفاس کے احکام استحاضہ کا بیان، حدث اکبر کے مخصوص احکام اور غسل میت کے احکام و مسائل بڑی تحقیق اور عرق ریزی سے آسان زبان میں تحریر کئے گئے ہیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

از جناب حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحبؒ
خلیفۂ مجاز مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

میں نے رسالہ "مسائلِ غسل" جسے ابنی العزیز مولوی عبدالرؤف سلمہ نے تالیف کیا ہے اوّل سے آخر تک دیکھا، یہ ان کی پہلی تالیف ہے۔ دیکھ کر دل سے دعا نکلی۔ اللہ تعالیٰ اسے مقبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے اس کے مسائل و فضائل سب کے حوالے دیئے ہوئے ہیں اور سب کی سب مفید باتیں ہیں۔ اور صحیح ہیں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کے لئے باعث اجر اور عامۃ المسلمین کیلئے افادہ کا ذریعہ بنائے۔ اور میری بھی یہ پہلی تقریظ ہے۔ اس سے پہلے تقریظ لکھنے کی ہمت ہی نہ ہوئی تھی۔ سب کام آنے والی باتیں ہیں اور بہت ضروری ہیں۔

فاللہ ہو الولیّ وہو یحی الموتی وہو علی کل شیءٍ قدیر۔

کتبہ
بندہ عبدالحکیم غفرلہٗ سکھروی
۱۷؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

غسل کے لفظی اور شرعی معنی

غسل کے لفظی وعرفی معنی ہیں پورے جسم کا دھونا اور شرع میں کم از کم ایک بار سر سے پیر تک جسم کی اس تمام سطح کے دھونے کو کہتے ہیں، جس کا دھونا بغیر کسی تکلیف کے ممکن ہو۔ (بحر الرائق)

غسل کے فرائض

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:۔

(۱)......اسطرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

(۲)......ناک کے اندر پانی پہنچانا جہاں تک ناک نرم ہے۔

(۳)......سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔ (ہدایہ)

فرائض کے متعلق چند مسائل

مسئلہ:۔ اگر تمام بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے گی تو غسل نہیں ہوگا، اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گیا یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ:۔ اگر غسل کے بعد یاد آیا کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تو پھر سے

نہانا واجب نہیں، بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھو ڈالنا ضروری ہے، لیکن اس جگہ صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا ضروری ہے، اور اگر کلی کرنا بھول گیا ہو تو اب صرف کلی کر لے، اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو صرف ناک میں پانی پہنچا لے۔ غرض کہ جتنا فرض رہ گیا ہو اب اس کو پورا کر لے، نئے سرے سے تمام غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ (کبیری)

مسئلہ:۔ اگر بدن کا کچھ حصہ خشک رہ گیا یا کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی پھر بعد میں یاد آیا تو جو بات فرائض میں سے رہ گئی ہو اس کو پورا کر لے اور اس نماز کو بھی دوبارہ پڑھنا چاہئے۔ (کبیری)

مسئلہ:۔ سر اور ڈاڑھی کے بال کتنے ہی گھنے ہوں مگر سب بال بھگونا اور سب کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے، ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی بھی جڑ میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہیں ہوگا، اس سوکھے ہوئے بال پر پانی بہالے گا تب غسل ادا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا، یا جسم پر چربی، موم یا تارکول لگ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا، جب یاد آئے اور آٹا موم وغیرہ دیکھے تو ان کو چھڑا کر سوکھی جگہ پانی بہالے۔ اگر اس جگہ پانی پہنچانے سے قبل کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو بھی لوٹائے (عالمگیری) نیز اگر پان کھایا یا غذا کھائی اور چھالیہ یا غذا دانتوں کے درمیان پھنس گئی تو غسل جنابت میں خلال کر کے ان کو نکالنا ضروری ہے اگر ان کو پھنسنے کی وجہ سے دانتوں کے اندر ریخوں میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہیں ہوگا اگر خلال کرنا بھول گیا تو غسل کے بعد

خلال کر کے کلی کر لے۔

مسئلہ:۔اگر ناخنوں پر ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو وضو اور غسل فرض میں اس کو چھڑا کر وضو اور غسل کرنا واجب ہے، اگر اس کو چھڑائے بغیر وضو وغسل کیا گیا تو وضو، و غسل نہیں ہوگا خوب سمجھ لیں۔(حوالۂ بالا)

مسئلہ:۔انگلیوں میں تنگ انگوٹھی، چھلے وغیرہ ہوں تو انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلا کر پانی ان کے نیچے پہنچائے، ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو، البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی پانی پہنچ جاتا ہے تو ہلانا واجب نہیں، لیکن ہلالینا اب بھی مستحب ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ:۔منہ میں جو دانت لگوائے جاتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو ضرورت کے وقت اُتر جاتے ہیں ایک وہ جو ایسے جما دیئے اور جڑوا دیئے جاتے ہیں کہ بآسانی نہیں نکل سکتے ان کے نکالنے میں تکلیف ہوتی ہے ان کا حکم یہ ہے کہ جو دانت بسہولت نکل سکتے ہیں، غسلِ جنابت میں ان کو نکال کر پانی پہنچانا واجب ہے اور جو دانت ایسے جوڑ دیئے گئے ہیں کہ بسہولت نہیں نکل سکتے، ان کے نکالنے میں دقت ہوتی ہے تو غسل جنابت میں ایسے دانتوں کا نکالنا ضروری نہیں بغیر نکالے ہی غسل صحیح ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔سردی یا کسی اور وجہ سے ہاتھ پیر پھٹ گئے اور پھٹن میں موم، روغن، مرہم، واصلین یا اور کوئی دوا بھر لی ہو تو اس دوا کے اوپر سے پانی بہالینا کافی ہے دوائی کو زخم کے اندر سے نکالنے کی ضرورت نہیں۔(کبیری)

مسئلہ:۔ کان اور ناف میں بھی خیال کر کے پانی پہنچانا ان میں بھی پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی، لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا، کیونکہ مقصود تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانا ہے، کلی کرے یا نہ کرے۔ البتہ اگر اس طرح پانی پیا کہ سارے منہ میں پانی نہیں پہنچا تو یہ پینا کافی نہیں ہے، کلی ہی کرنا ضروری ہے۔ (کبیری)

مسئلہ:۔ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح نہیں ٹھہرتا، بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں، جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ (عالمگیری)

غسل کے واجبات

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) مردوں کو اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھول کر تر کرنا (۴) ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جاتا ہے اس کو چھڑا کر اس کے نیچے کی سطح کا دھونا۔ (علم الفقہ ص ۱۱۰ ج ۱۰)

غسل کی سنتیں

(۱) نیت کرنا، یعنی دل میں یہ قصد کرنا کہ میں نجاست سے پاک ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کی خوشی اور ثواب کیلئے نہاتا ہوں۔ صرف بدن کو صاف کرنے کی نیت نہ ہو۔

(۲) اسی ترتیب سے غسل کرنا جس ترتیب سے آگے لکھا گیا ہے، یعنی

پہلے پہنچوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا، پھر چھوٹا بڑا استنجا کرنا، پھر نجاست حقیقیہ کا دھونا اگر نجاست بدن پر لگی ہو، پھر پورا وضوء کرنا پھر اگر ایسی جگہ ہو جہاں پانی جمع ہوتا ہو تو پیروں کا غسل کے بعد اس جگہ سے ہٹ کر دھونا، پھر تمام بدن پر پانی بہانا۔ یہ ترتیب ہوئی۔ (۳) بسم اللہ کہنا (۴) مسواک کرنا (۵) ہاتھ پیروں کا اور ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرنا (۶) بدن کو ملنا۔ (۷) بدن کو پے در پے اسطرح دھونا کہ ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرے حصہ کو دھو ڈالے جب کہ جسم اور ہوا معتدل حالت پر ہوں۔ (۸) تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔ (علم الفقہ ص ۱۱۰ حصہ اول)

غسل کے مستحبات

(۱) ایسی جگہ نہانا جہاں کسی نامحرم کی نظر نہ پہنچے یا تہبند وغیرہ باندھ کر نہانا۔

(۲) داہنے جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھونا۔

(۳) سر و ڈاڑھی کے داہنے حصہ کا پہلے خلال کرنا پھر بائیں حصہ کا۔

(۴) تمام جسم پر پانی اس ترتیب سے بہانا کہ پہلے سر پر پھر داہنے شانے پر پھر بائیں شانے پر ڈالے۔

(۵) جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں وہ غسل میں بھی مستحب ہیں سوائے قبلہ رو ہونے اور دعا پڑھنے کے اور غسل سے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہو کر پینا بھی مستحب نہیں ہے۔ (علم الفقہ ص ۱۱۰ ج ۱۰)

غسل کے مکروہات

(۱) بلاضرورت ایسی جگہ غسل کرنا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پہنچ سکے۔

(۲) برہنہ نہانے والے کو قبلہ رو ہونا۔ (۳) غسل کرتے وقت علاوہ بسم اللہ کے اور دعاؤں کا پڑھنا۔ (۴) بے ضرورت کلام کرنا۔ (۵) جتنی چیزیں وضو میں مکروہ ہیں وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔ (علم الفقہ ص ۱۱۱ ج ۱۰)

غسل کا مسنون طریقہ

ذیل میں غسل کا جو طریقہ تحریر کیا جا رہا ہے اس کے متعلق یہ یاد رکھیں کہ جب کبھی کوئی غسل کرنا ہو خواہ فرض ہو یا سنت یا مستحب ہر صورت میں اسی کے مطابق غسل کرنا مسنون ہے۔

غسل کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر بدن پر کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو تین مرتبہ پاک کرے پھر چھوٹا اور بڑا دونوں استنجا کرے (خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو) اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کرے، اگر نہانے کا پانی قدموں میں جمع ہوتا ہے تو پیروں کو نہ دھوے، یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد دھوئے اور اگر کسی چوکی یا پتھر یا ایسی جگہ غسل کر رہا ہے کہ وہاں غسل کا پانی جمع نہیں ہو رہا ہے تو اُسی وقت بھی قدموں کو دھو ڈالنا جائز ہے۔

اب پانی پہلے سر پر ڈالے، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور اتنا پانی ڈالے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملے یہ ایک مرتبہ ہوا، پھر دوبارہ اسی طرح پانی ڈالے کہ پہلے سر پر، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور جہاں بدن کے سوکھا رہ جانے کا اندیشہ

ہو وہاں ہاتھ سے مل کر پانی بہانے کی کوشش کرے، پھر اسی طرح تیسری مرتبہ پانی سر سے پیر تک بہائے۔ (درمختار)

فائدہ:۔ غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی، لہٰذا دونوں میں سے جو بھی صورت اختیار کی جائے سنت ہونے کی نیت کر لی جائے۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ:۔ اگر نہانے کی جگہ ایسی تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے جیسے غسلخانہ وغیرہ تو ننگے ہو کر نہانا جائز ہے، چاہے کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر اور چاہے غسلخانہ کی چھت پٹی ہوئی ہو یا نہ ہو۔ لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے، کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ (کبیری)

مسئلہ:۔ ننگا ہو کر غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے اور نہ پانی بہت زیادہ بہائے اور نہ ہی بہت کم لے تا کہ اچھی طرح غسل ہو سکے اور ایسی جگہ غسل کرے کہ اس کو کوئی ننگا نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت بلا ضرورت باتیں نہ کرے، اور غسل سے فارغ ہو کر ننگا ہو تو بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے، یہاں تک کہ اگر وضوء کر کے پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔ (کبیری)

مسئلہ:۔ جب سارے جسم پر سے پانی بہہ جائے اور کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جائے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو غسل میں غسل کی نیت ضروری نہیں، چنانچہ اگر بارش میں کھڑا ہو جائے یا حوض میں کود پڑے اور تمام بدن بھیگ جائے اور کلی بھی کر لے اور ناک میں بھی پانی ڈال

لے تو غسل ہو گیا۔ (کبیری)

غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا ضروری نہیں، کلمہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے ہر حال میں آدمی پاک ہو جاتا ہے، بلکہ نہاتے وقت کلمہ یا اور کوئی دعاء نہ پڑھنا ہی بہتر ہے، اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

غسل فرض ہونے کے اسباب

حدثِ اکبر یعنی جنابت سے پاک ہونے کیلئے غسل کرنا فرض ہے اور حدثِ اکبر کے پیدا ہونے کے چار اسباب ہیں:۔

پہلا سبب:۔ خروجِ منی۔ یعنی منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں، بے ہوشی میں یا ہوش میں، جماع (ہمبستری) سے یا بغیر جماع کے، کسی خیال وتصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا اور کسی غیر فطری طریقہ سے بہر حال منی نکلتے ہی حدثِ اکبر لاحق ہو جائے گا۔ اور غسل کرنا فرض ہو جائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر عضوِ مخصوص سے باہر نکلتے وقت شہوت باقی نہ رہی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اس نے خاص حصہ کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کر لیا یا روئی وغیرہ رکھ لی، تھوڑی دیر بعد جب شہوت ختم ہو گئی تو اس نے عضوِ مخصوص کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت کے خارج ہو گئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر کسی کے خاص حصہ سے کچھ منی نکلی، اس نے غسل کر لیا، غسل کے بعد دوبارہ کچھ منی بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا دوبارہ پھر غسل کرنا فرض ہوگا، بشرطیکہ یہ منی سونے سے پہلے یا پیشاب کرنے سے پہلے یا چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے سے پہلے نکلے، البتہ اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر کوئی نماز پڑھ لی ہو تو وہ نماز صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ کسی کے عضو مخصوص سے پیشاب کے بعد منی نکلے تو اُس پر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ نکلے۔ (ہندیہ)

تشریح:۔ مطلب یہ ہے کہ غسل کر لینے کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے تو خواہ بلا شہوت ہی باقی رہی ہوئی منی نکل آئے تو دوبارہ غسل واجب ہوگا، مگر پیشاب کر لینے کے بعد منی نکلے تو دیکھو اگر اس وقت شہوت ہوئی تو غسل واجب ہے ورنہ دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح غسل سے فارغ ہو کر چالیس قدم سے زیادہ چل پھر لئے تب منی نکلی تو یہ دیکھو کہ نکلتے وقت شہوت ہوئی تو غسل واجب ہوا۔ شہوت کے بغیر نکل گئی تو غسل واجب نہیں اسی طرح سو گیا تھا پھر منی نکلی تو یہی تفصیل اس میں ہے جاگنے پر بدن یا کپڑے پر تری دیکھے تو۔

غسل فرض ہونے کی آٹھ صورتیں ہیں:۔ اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں منجملہ ان کے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے۔

(۱) یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۲) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔

(۳) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۴) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا منی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۸) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (شامی وکبیری)

فائدہ:۔ مرد جب بیوی کے ساتھ کھیل کرتا ہے تو عضو خاص سے پتلا سا پانی نکلا کرتا ہے، عورت کو بھی نکلتا ہے، مگر اس کے نکلنے سے شہوت باقی رہتی ہے، بلکہ بڑھ جاتی ہے، اسے مذی کہتے ہیں۔ اگر نکلنے کے بعد شہوت ختم جائے تو سمجھو یہ ''منی'' ہے اور پیشاب کرنے سے پہلے یا بعد میں گاڑھا پیشاب سا یا سفید پانی نکلا کرتا ہے اسے ودی کہتے ہیں۔

دوسرا سبب:۔ ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے عضو مخصوص کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصہ میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ میں داخل ہو جانا، خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت ہو یا خنثیٰ ہو اور چاہے منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں مثلاً عاقل و بالغ ہونا پائی جاتی ہیں تو دونوں پر ورنہ جس میں پائی جاتی ہیں اُس پر غسل فرض ہو جائے گا۔ (درمختار)

تیسرا سبب:۔حیض سے پاک ہونا ہے۔

حیض:۔صحت مند، بالغ، غیر حاملہ عورت کو ہر ماہ آگے کی راہ سے جو معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ:۔کم سے کم حیض کی مدت تین دن، تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے، اور دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن پاک رہتی ہے، یعنی ایک حیض کے بعد کم از کم پندرہ دن تک دوسرا حیض نہیں آتا اور زیادہ سے زیادہ پاک رہنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ممکن ہے کسی عورت کو ساری زندگی حیض نہ آئے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ:۔تین دن، تین رات سے کم اور دس دن، رات سے زیادہ جو خون آئے وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے جو کسی بیماری کی وجہ سے آ گیا ہے۔ (شرح البدایہ)

نوٹ:۔استحاضہ کے احکام و مسائل استحاضہ کے بیان میں آگے آ رہے ہیں۔

مسئلہ:۔اگر کسی عورت کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد کے ہیں، حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کے ہیں۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ:۔حیض کی مدت میں خالص سفیدی کے علاوہ جس رنگ کا بھی خون آئے جیسے سرخ، زرد، نیلا، سبز، خاکی اور سیاہ، تو یہ سب حیض ہے، لیکن جب خالص سفید رنگ کا حیض آنے لگے اور بالکل سفید دکھلائی دے کہ گدی جیسی رکھی تھی ویسی ہی نکلے تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔ (شرح التنویر و زیلعی)

مسئلہ:۔ نو سال سے پہلے اور پچپن سال کے بعد کسی عورت کو حیض نہیں آتا، اس لئے نو سال سے کم عمر لڑکی کو جو خون آئے خواہ کسی رنگ کا ہو وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے۔ اسی طرح پچپن سال کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ کا حیض آتا ہو تو پچپن سال کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے، اور اگر اس عمر سے پہلے ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا خون نہ آتا تھا عادت کے خلاف یہ رنگ آئے ہیں تو یہ خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (درمختار) استحاضہ کے مسائل آگے آرہے ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا، پھر کسی مہینہ میں زیادہ آگیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا تو وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے مقرر ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔

مثال:۔ کسی عورت کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن، رات سے ایک لحہ بھی زیادہ آئے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا خون سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہے۔ (شرح الہدایہ)

مسئلہ:۔ ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، کبھی چار دن خون آتا ہے، کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی خون آجاتا

ہے تو یہ سب حیض ہے، ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آ جائے تو دیکھو اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، جتنے دن آیا ہو اتنے دن حیض کے سمجھیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس استحاضہ کے ہیں اور پہلی چار دن کی عادت کا اعتبار نہیں کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور اب پانچ دن عادت ہو گئی۔ (ردالمحتار)

اس صورت میں عورت دس دن تک خون بند ہونے کا انتظار کرے جب دس دن کے بعد بھی خون بند نہ ہو تو عورت دس کے بعد غسل کرے اور گذشتہ پانچ دنوں کی نمازیں قضائ پڑھے۔

مسئلہ:۔ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کم کم آئے تو یہ سب حیض ہے اور جو دس سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور دس دن سے جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ:۔ کسی لڑکی نے پہلے خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینہ تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن رات تک حیض ہے اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے، شروع اور آخر میں ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی تو اس پاکی کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اوّل سے آخر تک برابر خون جاری رہا، لہٰذا جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ (ردالمحتار)

(۱) مثال:۔ کسی عورت کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے، پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو تو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آیا چنانچہ اس میں سے شروع کے تین دن حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔

(۲) مثال:۔ کسی عورت کو ہر مہینہ کی چوتھی پانچویں اور چھٹی تاریخ حیض، آنے کی عادت تھی پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آ گیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آیا پھر ان میں چوتھی پانچویں اور چھٹی تاریخ حیض کے دن ہیں اور شروع کے تین دن اور بعد کے دس دن استحاضہ کے ہیں۔ اور اگر اس کی کوئی عادت پہلے مقرر نہ ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ:۔ حمل کے زمانہ میں جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے

چاہے جتنے دن آئے۔ (شرح التنویر)

مسئلہ:۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نکل آئے اس وقت تک جو خون آئے گا اس کو بھی استحاضہ کہیں گے۔ (شرح التنویر)

حیض کے احکام

نماز کے مسائل

مسئلہ:۔ حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں۔ فرق اتنا ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہو جانے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑے گی۔ (شرح الہدایہ)

مسئلہ:۔ اگر فرض پڑھتے ہوئے دوران نماز حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہو گئی، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے۔ اور اگر نماز نفل یا سنت میں حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد ان کی بھی قضا پڑھنا پڑے گی۔ اگر فرض یا نفل روزہ میں حیض آ جائے تو وہ بھی ٹوٹ جائیں گے اور ان کی بھی قضا واجب ہوگی۔ (شامی)

مسئلہ:۔ اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی تھی تب بھی نماز معاف ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کر کے

نماز پڑھے، لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ گیا تو معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا، حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا اور ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھے۔ (ردالمختار)

مسئلہ:۔ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں۔ کچھ قضا نہ پڑھے۔ اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی۔ اس لئے یہ سب دن حیض کے ہوں گے۔ اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے، لہٰذا گیارہویں دن نہائے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا لے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کے نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے۔ اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضاء پڑھے۔ (درمختار)

روزہ کے مسائل

مسئلہ:۔ اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لے گی، لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پائے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ اگر اتنی رات باقی تھی کہ غسل کر لیتی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر رات کو پاک ہوئی اور اتنی کم رات باقی ہے کہ غسل بھی نہ کر سکے، تو صبح کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں، بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے، پھر بعد میں اس دن کے روزہ کی قضاء رکھے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے، شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے،

لیکن یہ دن روزہ میں نہ لگے گا بلکہ اس کی بھی قضاء رکھنی پڑے گی۔ (شرح البدایہ)

صحبت کے مسائل

مسئلہ:۔ حیض کی حالت میں بیوی سے ہمبستری کرنا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ حیض کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے بدن کو ناف اور ناف کے اوپر، اسی طرح زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ درمیان میں کپڑا نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیانی بدن کو کپڑا درمیان میں حائل کر کے ملانا جائز ہے، ہاں اگر یہ خیال ہو کہ کہیں حالت حیض میں پاس لیٹنے سے ہمبستری نہ ہو جائے تو علیحدگی بہتر ہے۔ لیکن حیض کی وجہ سے نفرت کر کے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ حیض کی حالت میں عورت کا ناف اور زانو کے درمیان جسم کو ننگا دیکھنا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ کسی عوت کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی پھر جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا، پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ لے اس وقت تک صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گذر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تو بغیر نہائے بھی صحبت درست ہے اس سے پہلے صحبت درست نہیں۔ (شرح البدایہ)

تشریح:۔ نماز کا وقت گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی فرض نماز کے

شروع وقت میں خون بند ہوا ہو تو اس نماز کا باقی سب وقت گزر جائے اور اگر کسی نماز کے اخیر وقت میں خون بند ہو تو اس نماز کا اتنا وقت ملنا ضروری ہے کہ جس میں غسل کر کے نماز کی نیت کرنے کی گنجائش ہو، اگر اس سے بھی کم وقت ملے تو پھر اس کے گزرنے کا کچھ اعتبار نہیں دوسری فرض نماز کا پورا وقت گزرنا ضروری ہے۔

اور اگر خون ایسے وقت بند ہوا ہے کہ نماز کا وقت نہیں ہے جیسے طلوع آفتاب سے زوال تک کا وقت تو اس وقت کے گزرنے کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ اس کے بعد ظہر کی نماز کے وقت کا گزرنا صحبت حلال ہونے کیلئے ضروری ہے۔(علم الفقہ و رد المختار)

مسئلہ:۔ اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کر بند ہو گیا تو نہا کر نماز پڑھنا واجب ہے، لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں اس وقت تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آ جائے۔(عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب خون بند ہوا اسی وقت سے صحبت حلال ہے خواہ عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو۔(شرح الہدایہ)

چوتھا سبب

نفاس سے پاک ہونا:۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے، اُس کو نفاس کہتے ہیں۔(مراقی الفلاح)

مسئلہ:۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کی مدت چالیس دن ہے اور کم کی کوئی حد

نہیں، اگر کچھ دیر آ کر خون بند ہو جائے تو بھی وہ نفاس ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو بالکل نفاس نہ آئے۔ (مراقی الفلاح وعلم الفقہ)

مسئلہ:۔ نفاس کی مدت میں خالص سفید کے علاوہ اور جس رنگ کا خون آئے وہ نفاس سمجھا جائے گا۔ (علم الفقہ)

مسئلہ:۔ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل یہی بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا اس سے زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ لہٰذا چالیس دن کے بعد نہائے اور نماز پڑھنا شروع کردے اور خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے۔ اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو عادت سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:۔ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے، لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہائے۔ اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے، اس لئے اب فوراً غسل کرلے اور دس دن کی نمازیں قضاء پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ آدھا یا آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا۔ اس وقت جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے۔ اور اگر آدھے سے کم نکلا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے، اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے

ورنہ گنہگار ہوگی، نہ ہوسکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضاء نہ کرے۔ لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کو ضائع ہوجانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ کسی کا حمل گر گیا، اگر بچہ کا کوئی عضو بن گیا ہے تو گرنے کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر کسی طرح کا کوئی عضو نہیں بنا گوشت ہی گوشت ہے تو اس کے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہیں پھر اگر حیض کی تفصیلات کے مطابق وہ حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آئے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر چھ مہینہ کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے پیدا ہوں تو نفاس کی ابتداء پہلے بچہ کی ولادت سے سمجھی جائے گی، مثلاً دوسرا بچہ پہلے بچہ کے دس بیس دن یا دو ایک مہینہ کے بعد پیدا ہو تو نفاس کا حساب پہلے بچہ سے کریں گے۔ دوسرے بچہ سے نفاس کا حساب نہیں کیا جائے گا۔ (شرح التنویر وزبدۃ الفقہ)

مسئلہ:۔ اگر دو بچہ پیدا ہوں اور دونوں کی ولادت میں چھ مہینے یا اس سے زیادہ فصل ہو اور دونوں بچوں کے بعد خون آئے تو وہ دونوں خون جدا جدا دو نفاس سمجھے جائیں گے۔ (علم الفقہ)

مسئلہ:۔ اگر کسی بچہ کے تمام اعضا کٹ کٹ کر نکلیں تو اس کے اکثر اعضاء نکل چکنے کے بعد جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے۔ (علم الفقہ)

مسئلہ:۔ اگر دو ایک ماہ کا حمل ساقط ہو جائے اور سوائے جمے ہوئے خون یا گوشت کے لوتھڑے کے کچھ نہ نکلے تو اس کے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہ نہ

ہوگا۔(درمختار)

مسئلہ:۔اگر کسی عورت کے آپریشن سے بچہ پیدا ہو اور خون آپریشن کے مقام سے نکلے، آگے کی راہ سے بالکل نہ نکلے تو یہ خون نفاس نہیں کہلائے گا اور اگر آگے کی راہ سے بھی خون باہر نکلے تو وہ نفاس سمجھا جائے گا۔(بحرالرائق)

نفاس کے احکام

مسئلہ:۔نفاس کے زمانہ میں نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں ہے، بلکہ اس کی قضا واجب ہے(شرح التنویر) اور نماز، روزہ اور صحبت وغیرہ کے عام احکام نفاس میں بھی وہی ہیں جو حیض کے ہیں، اور حیض کے احکام میں لکھے جا چکے ہیں، ضرورت کے وقت وہیں دیکھ لیں۔

مسئلہ:۔اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرتا ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور ہرگز کوئی نماز قضاء نہ ہونے دے۔(درمختار)

مسئلہ:۔بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی جننے کے بعد (احتیاطاً) نہانا واجب ہے۔(شرح التنویر)

حیض ونفاس کے مشترک احکام

مسئلہ:۔جس عورت پر حیض یا نفاس کی بناء پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور مسجد حرام میں جا کر کعبہ مکرمہ کا طواف کرنا حرام ہے۔(شرح البدایہ)

مسئلہ:۔حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا اور اس کو چھونا، درست

نہیں، البتہ اگر قرآن کریم جز دان میں یا رومال میں لپٹا ہوا ہو یا اس پر کپڑے کی چولی یا پلاسٹک کور ہو اور جلد کے ساتھ سلا ہوا نہ ہو، بلکہ الگ ہو کہ اتاریں تو اُتر سکے تو ایسی صورت میں قرآن کریم کو چھونا اور اُٹھانا درست ہے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ:۔ جس روپیہ یا پیسہ یا طشتری یا کٹورہ یا تعویز یا اور کسی چیز میں قرآن کریم کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا حیض ونفاس والی عورتوں کو درست نہیں، البتہ اگر کسی تھیلی یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔ اور کسی کپڑے کے ذریعہ بھی ان کو پکڑنا، چھونا درست ہے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ:۔ کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن کریم پکڑنا اور اُٹھانا درست نہیں البتہ بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ تو اس سے پکڑ کر اُٹھانا جائز ہے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ:۔ اگر پوری آیت نہ پڑھے، بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو پڑھنا درست ہے، لیکن وہ آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی کے برابر ہو جائے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ:۔ اگر الحمد شریف کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن کریم میں آئی ہیں ان کو دعاء کی نیت سے پڑھے، تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو پڑھنا درست ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔ مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً...الخ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا...الخ وغیرہ۔ (ردالمختار)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں دعاء قنوت پڑھنا درست ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ:۔ اس حالت میں کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا سب جائز ہے، کوئی ممانعت نہیں۔(شرح التنویر)

مسئلہ:۔ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تا کہ نماز کی عادت نہ چھوٹ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔(ہندیہ)

مسئلہ:۔ کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آ گیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں، بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہائے اور یہ ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہو جائے گا۔(بحرالرائق)

مسئلہ:۔ عورتوں کو حیض و نفاس کے وقت اپنے خاص حصہ میں روئی یا کپڑا رکھنا سنت ہے، کنواری ہوں یا نہ ہوں، اور جو عورتیں کنواری نہ ہوں ان کو حیض ونفاس کے بغیر بھی روئی رکھنا مستحب ہے۔(علم الفقہ)

اِستحاضہ کا بیان

استحاضہ:۔ اس خون کو کہتے ہیں جو حیض ونفاس کی بیان کردہ تعریف کے خلاف آئے، مثلاً حیض میں تو تین سے کم اور دس دن سے زیادہ آنے والا خون حیض نہیں استحاضہ ہے، اور نفاس میں چالیس روز سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ ہے۔(درمختار)

مسئلہ:۔ نو سال سے کم عمر والی لڑکی کو اگر خون آ جائے تو وہ حیض نہیں استحاضہ

ہے، خواہ تین دن رات سے زیادہ آئے یا کم۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ بالغہ عورت کو جو خون تین دن رات سے کم یا دس دن رات سے زیادہ آئے وہ بھی استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر والی عورت کو جو خون آئے اور وہ خالص سرخ یا سرخ مائل بہ سیاہی نہ ہو تو وہ بھی استحاضہ ہے حیض نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ حاملہ عورت کو حالت حمل میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ عادت والی عورت کو اس کی عادت سے زیادہ خون آئے، اور دس دن سے بڑھ جائے تو وہ بھی استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے۔ (درمختار)

مثال:۔ کسی عورت کو پانچ دن حیض آنے کی عادت ہے، پھر اس کو گیارہ دن خون آیا تو جس قدر اس کی عادت بڑھ گئی ہے یعنی چھ دن وہ سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ:۔ پاخانہ کے مقام سے جو خون آئے وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔ لیکن غسل کر لینا اس صورت میں مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر کسی عورت کو دس دن رات حیض آ کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اس کے بعد پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں، کیونکہ دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فصل ضروری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ ولادت کے وقت آدھے سے زیادہ بچہ باہر نکلنے سے پہلے اگر خون آ جائے تو وہ استحاضہ ہے نفاس نہیں، لیکن آدھے سے زیادہ بچہ باہر نکلنے کے

بعد جو خون آئے وہ نفاس ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ چالیس دن نفاس آ کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اور پھر خون آ جائے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے حیض نہیں ہے، کیونکہ نفاس کے بند ہو جانے کے بعد کم از کم پندرہ دن حیض نہیں آتا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ کسی عورت کے بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو اگر عورت کی عادت مقرر نہ ہو تو چالیس دن سے جس قدر زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے، نفاس نہیں، اور اس کی عادت مقرر ہو تو جس قدر عادت سے زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔ (درمختار)

مثال (۱):۔ جس عورت کی کوئی عادت مقرر نہ ہو، اس کو اکتالیس دن خون آئے تو چالیس دن نفاس ہوگا اور ایک دن استحاضہ ہے۔

مثال (۲):۔ جس عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہو اگر اس کو اکتالیس دن خون آئے تو بیس دن اس کا نفاس ہوگا اور اکیس دن استحاضہ۔

مسئلہ:۔ جس عورت کے دو بچے پیدا ہوں اور دونوں میں چھ ماہ سے کم فصل ہو اور دوسرا بچہ چالیس دن کے بعد پیدا ہو تو جو خون دوسرے بچہ کے بعد آئے وہ استحاضہ ہے، نفاس نہیں۔ (شامی)

استحاضہ کا حکم

استحاضہ کے خون کا حکم معذور کی طرح ہے جس کی تفصیل یہ ہے:۔

اگر کسی عورت کو استحاضہ کا خون جاری ہو اور ایک فرض نماز کے پورے

وقت میں برابر اس طرح جاری ہو کہ عورت کو اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس میں خون نہ آئے اور وہ وضو کر کے اس وقت کی نماز ادا کر لے، جب اس طریقہ سے مسلسل خون جاری ہو تو وہ عورت معذور کہلائے گی۔ اور اگر عورت کو اتنا وقت مل جاتا ہے کہ جس میں طہارت کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز پڑھ لے اور اس دوران خون نہ آئے تو پھر عورت شرعاً معذور کے حکم میں نہیں ہوگی اور معذور کے احکام اس پر جاری نہیں ہوں گے بلکہ تندرستوں کے حکم میں ہوگی اور جو احکام تندرستوں کے ہوتے ہیں وہی اس کے ہوں گے۔

ذکر کردہ تفصیل کے مطابق ایک بار عورت کے معذور ہونے پر پھر آئندہ بقاء عذر کے لئے مسلسل خون جاری رہنا ضروری نہیں، بلکہ ہر فرض نماز کے وقت میں کم از کم ایک بار بھی خون آ جائے تو بھی عورت کے معذور رہنے کے لئے کافی ہے۔ اور جب کسی فرض نماز کا پورا وقت ایسا گزرے کہ اس میں ایک بار بھی خون نہ آئے تو پھر عورت معذوروں کے حکم میں نہ رہے گی، تندرستوں کے حکم میں ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ استحاضہ کی حالت میں نماز، روزہ خواہ نفلی ہوں ممنوع نہیں اور ہمبستری بھی ممنوع نہیں، اس لئے استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ:۔ استحاضہ والی عورت کو قرآن کریم کی تلاوت کرنا، قرآن کریم باوضو چھونا اور مسجد میں جانا، بیت اللہ کا طواف کرنا سب جائز ہے۔ جبکہ مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (زبدۃ الفقہ)

مسئلہ:۔ استحاضہ والی عورت ہر فرض کے لئے نیا وضو کرے اور جب تک اس نماز کا وقت رہے اس کا وضو باقی رہے گا، بشرطیکہ وضو کو توڑنے والی اور کوئی چیز پیش نہ آئے، اور اس وضو سے اس فرض نماز کے وقت میں جس قدر چاہے فرض، واجب، سنت اور نفل نمازیں اور قضا نمازیں پڑھے لیکن جب یہ وقت چلا جائے اور دوسری نماز کا وقت آ جائے تو اب نئے سرے سے وضو کرنا چاہئے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ استحاضہ والی عورت نے اگر فجر کے وقت وضو کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی، دوسرا وضو کرنا چاہئے اور جب سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضوء سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے، ظہر کے وقت نیا وضوء کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا، ہاں اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو دوسری بات ہے۔ (درمختار و ہدایہ)

مسئلہ:۔ استحاضہ والی عورت نے وضو کر کے نفل نماز شروع کی جب ایک رکعت پڑھی تو نماز کا وقت نکل گیا تو نماز فاسد ہو گئی اور احتیاطاً قضا لازم ہے۔ (عالمگیری)

ان صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ:۔ منی اگر اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا نہ ہو تو اگر چہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا، مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچی جگہ سے گر گیا، یا کسی نے اس کو مارا اور اس کے صدمہ سے اس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا، کیونکہ یہ مرض کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر کوئی مرد کسی کمسن لڑکی سے ہمبستری کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ لڑکی اس قدر کم عمر ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصہ اور مشترک حصہ کے مل جانے کا خوف ہو۔ اگرچہ ایسا کرنا ظلم اور بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے، مگر کوئی ظالم ایسا کر گزرے تو غسل کا مسئلہ یہ ہے، منی نکل آئے تو غسل فرض ہوگا ورنہ نہیں کیونکہ وہ محلِ جماع نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر مرد اپنے عضو مخصوص کا جزء مقدار حشفہ سے کم داخل کرے اور منی نہ نکلے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا کیونکہ ابھی وہ باہر کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو جیسے جریان کا مرض ہو جاتا ہے تو اُس پر اس طرح منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔ (درمختار)

غسل فرض نہ ہونے کی مزید چھ صورتیں

نیند سے بیدار ہونے کے بعد، کپڑوں پر تری نظر آئے تو مندرجہ ذیل صورتوں میں امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا۔

(۱) یقین ہو کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔
(۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو۔
(۳) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد ہو۔
(۴) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔
(۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔
(۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (شامی)

ان میں سے پہلی دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا

واجب ہے اور اگر غسل نہ کرے تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیونکہ اس میں حضرت امام یوسفؒ اور حضرات طرفین رحمہما اللہ کا اختلاف ہے حضرت امام ابو یوسفؒ نے غسل واجب نہیں فرمایا اور حضرات طرفین رحمہما اللہ نے واجب فرمایا ہے اور فتویٰ طرفینؒ کے قول پر ہے کہ غسل کرنا فرض ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص خواب میں منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور نشان معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔(ہندیہ)

حدث اکبر (یعنی جنابت) کے مخصوص احکام

مسئلہ:۔ جب کسی پر غسل فرض ہو جائے تو اس کو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے ہاں اگر کسی کو سخت ضرورت مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اس کے نکلنے کا اس کے سوا نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے، اگر مؤذن کے حجرہ کا دروازہ مسجد کے اندر ہو تو اس کے لئے بھی مجبوری میں یہی حکم ہے کہ تیمم کر کے مسجد سے باہر آ جائے، یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس کو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔(درمختار)

مسئلہ:۔ حالت جنابت میں عیدگاہ مدرسہ اور خانقاہ میں جانا جائز ہے۔(درمختار)

مسئلہ:۔ اگر مسجد میں احتلام ہو جائے یا کسی اور سبب سے حدثِ اکبر لاحق ہو جائے تو فوراً تیمم کر کے مسجد سے نکل جائے، اگر کسی سخت مجبوری مثلاً خوف دشمن وغیرہ کی وجہ سے مسجد میں ٹھہرنا پڑ جائے تو تیمم کرنا واجب ہے۔(درمختار)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں عورت کا اتنا بدن یعنی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو ننگے دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کہ کوئی کپڑا درمیان میں حائل نہ ہو اسی طرح جماع یعنی ہمبستری کرنا سب حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے بدن کو ناف اور ناف کے اوپر اسی طرح زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگر چہ درمیان میں کپڑا نہ ہو (اور ناف اور زانو کے درمیانی بدن کو کپڑا درمیان میں حائل کر کے ملانا جائز ہے، ہاں اگر یہ خیال ہو کہ کہیں حالت حیض و نفاس میں پاس لیٹنے سے ہمبستری نہ ہو جائے تو علیحدگی بہتر ہے۔ لیکن حیض کی وجہ سے نفرت کر کے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ جب کسی پر غسل فرض ہو تو اس کو قرآن مجید بقصد تلاوت پڑھنا حرام ہے، اگر چہ ایک آیت سے کم ہی ہو۔ البتہ قرآن مجید کی ان آیتوں جن میں دعاء یا اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، انہیں دعاء کے ارادہ سے پڑھنا جائز ہے مثلاً کوئی شخص سورۂ فاتحہ یا ربنا اتنا فی الدنیا الخ یا کسی اور ایسی ہی آیت کو بطور دعاء کے پڑھے تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر کوئی مرد نیند سے اٹھنے کے بعد اپنے عضو مخصوص پر تری دیکھے اور سونے سے پہلے اس کے عضو خاص کو ایستادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ اور وہ تری مذی سمجھی جائے گی، بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا غالب گمان نہ ہو اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو یہ منی ہے

اور غسل واجب ہے۔ (کبیری)

مسئلہ:۔ اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو کر اُٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اس بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر ان سے پہلے کوئی اور شخص بھی اس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو پھر ان دونوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا۔ (درمختار)

ان صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر میں اس کو حدث اکبر لاحق ہوا ہو اور وہ ابھی نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعی طریقہ سے وہ غسل صحیح نہ کیا ہو مثلاً کلی نہ کی ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے۔ (شرح التنویر)

(۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اُسے پہلا احتلام ہو تو اُس پر احتیاطاً غسل واجب ہے اور اس کے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد محتلم ہوا تو اُس پر غسل فرض ہے۔ (شرح التنویر)

(۳) مسلمان کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ (درمختار)

ان صورتوں میں غسل مسنون ہے

(۱) جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔

(۲) عیدین کے دن فجر کے بعد ان لوگوں کو غسل کرنا مسنون ہے، جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

(۳) حج یا عمرہ کے احرام کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

(۴) حج کرنے والوں کو عرفہ کے دن، زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

(حوالہ ا تا ۴ در مختار)

ان صورتوں میں غسل مستحب ہے

(۱) اسلام لانے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے، جب کہ حدثِ اکبر سے پاک ہو۔ (ہندیہ)

(۲) جب کوئی مرد یا عورت پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جائے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(شرح التنویر)

(۳) پچھنے (سینگی) لگوانے کے بعد اور جنون و مستی اور بے ہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

(۴) مردے کو نہلانے کے بعد، نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(۵) شب برأت یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(۶) شب قدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو شب قدر معلوم ہوئی اور وہ اعتکاف میں نہ ہو۔

(۷) مدینہ منورۃ میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔

(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنے کیلئے دسویں تاریخ کی صبح کو طلوع فجر کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

(۹) حج میں طواف زیارت کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔

(۱۰) منا میں کنکری مارنے سے پہلے غسل مستحب ہے۔

(۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نماز کیلئے غسل مستحب ہے۔

(۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کیلئے غسل مستحب ہے۔

(۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کیلئے غسل مستحب ہے۔

(۱۴) سفر سے واپس آنے والے کو غسل مستحب ہے جب وہ اپنے وطن واپس پہنچے۔

(۱۵) مجلس عامہ میں جانے کیلئے اور نئے کپڑے پہننے کیلئے غسل مستحب ہے۔

(۱۶) جو شخص قتل کیا جاتا ہو اور اس کو اجازت ہو تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(حوالہ ۳ تا ۱۶ در مختار)

غسل جنابت کرنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں آیا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! اگر تو غسل جنابت بہت خوبی کے ساتھ کرے گا تو بلاشبہ نہانے کی جگہ سے اس حال میں جدا ہوگا کہ کوئی گناہ اور خطا تجھ پر باقی نہ ہوگا۔ (یہاں گناہ صغیرہ کی معافی مراد ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خوبی کے ساتھ غسل کس طرح کیا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالوں کی جڑوں کو تر کرے (کہ کسی

بال کی جڑ خشک نہ رہ جائے) بدن پر پانی ڈال کر، خوب مل کر صاف کرے (کہ کہیں سوکھا رہنے کا احتمال نہ ہو) پھر (شفقتاً فرمایا) اے میرے پیارے بیٹے اگر تجھ کو ہر وقت باوضو رہنے کی طاقت ہے تو ایسا (ہی) کر (کیونکہ) جس کو باوضو ہونے کی حالت میں موت آئے تو اس کو شہادت (کا ثواب) مرحمت ہوگا۔ (ابو یعلی) غسل کرنے میں تاخیر نہ کریں اس پر وعید آئی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے اندر نہیں جاتے جس گھر میں تصویر ہو یا کتا ہو۔ یا غسل فرض ہونے کے باوجود غسل نہ کرے (بلا عذر کے دیر کرے، وضوء بھی نہ کرے بلکہ محض سستی سے نماز میں تاخیر کردے)۔ (ابن حبان)

غسل میت کے احکام

پیچھے گذر چکا ہے کہ مسلمان کی لاش کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے یعنی اگر چند مسلمان مل کر اس فرض کو ادا کردیں تو تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ فریضہ اداء ہو جاتا ہے اور اگر کسی مسلمان نے بھی یہ فرض ادا نہ کیا اور میت کو غسل نہ دیا تو سب مسلمان گناہ گار ہوں گے۔ (ہندیہ)

اس لئے مختصر طور پر میت کو نہلانے کا طریقہ اور میت کے متعلق بعض اہم اور ضروری مسائل لکھے جاتے ہیں تا کہ مسلمان اس فرض کی ادائیگی میں شرعی معلومات حاصل کر کے اُس پر عمل کر سکیں تفصیلات بہشتی زیور یا کسی معتبر عالم دین سے دریافت کر لی جائیں۔

نہلانے کا بیان

جب میت کے گوروکفن کا سب سامان مہیا ہو جائے اور غسل دینا چاہیں تو پہلے کسی تخت کو یا بڑے تختہ کو پاک کر کے لوبان اگر کی بتی یا اور کسی خوشبودار چیز کی دھونی دے دیں، تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات مرتبہ اور چاروں طرف دھونی دے کر مردے کو اس پر لٹا دیں اور کپڑے اتار لیں اور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈالدیں تا کہ اتنا بدن چھپا رہے۔(ہندیہ)

اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی خود ہی کہیں الگ بہہ جائے گا تب تو خیر ورنہ تخت کے نیچے گھڑا کھدوالیں تا کہ سارا پانی اس میں جمع ہوتا رہے اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب کچھ کوئی گناہ نہیں ہے، مگر اس کا بہہ جانا اچھا ہے خواہ نالی ہی میں چلا جائے، غرض یہ کہ پانی کے پھیلنے سے آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے۔ اس لئے اس پانی کا نکلنے کا انتظام کردو۔

نہلانے کا طریقہ

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کا استنجا کرادیں لیکن اس کی رانوں اور اور استنجاء کی جگہ پر بغیر کپڑے کے ہاتھ نہ لگائیں اور اس پر ننگا ہونے کی حالت مں نگاہ بھی نہ ڈالیں بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لیں اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانو تک پڑا ہے اس کے اُوپر پانی ڈال کر اندر اندر بڑا استنجاء کردیں پھر اس کو وضو کرادیں، لیکن نہ کلی کرائیں، نہ ناک میں پانی ڈالیں نہ گٹے تک ہاتھ دھلائیں، بلکہ پہلے منہ دھلائیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں

ہمیت، پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو ایسا کر لینا چاہئے مگر واجب نہیں ہے۔ (ہندیہ)

اور اگر غسل جنابت باقی تھا اسی حالت میں انتقال ہو گیا یا کوئی عورت حیض و نفاس کی حالت میں مر جائے تو ایسی صورت میں اس کے ناک اور منہ میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ (شرح التنویر) جس کی یہی صورت ہے کہ روئی یا کوئی باریک کپڑا پانی سے تر کر کے اس کے منہ اور ناک میں پھیر دیا جائے، پھر میت کے ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دیں تا کہ وضوء کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے، جب وضوء کرا چکیں تو گلخیرو (یہ ایک بوٹی کا نام ہے) یا صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے، مل کر دھوئے (ہندیہ) پھر مردے کو بائیں کروٹ پر دائیں کروٹ اوپر کر کے بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالیں، یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے، پھر دائیں کروٹ پر لٹا دیں اور اسی طرح سر سے پیر تک بائیں کروٹ پر بھی تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھائیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کر دھو ڈالیں اور میت کے وضوء و غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں دوبارہ نہ لوٹائیں۔ (ہندیہ)

اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائیں اور کافور پڑا ہوا پانی سر

سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر کفنا دیں۔ (درمختار)

چند مسائل میت

مسئلہ:۔ اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے، اسی پانی سے اسے طرح تین دفعہ نہلا دیں اور بہت تیز گرم پانی سے مردہ کو نہ نہلائیں اور نہلانے کا جو طریقہ اوپر لکھا گیا ہے یہ مسنون ہے، اگر کوئی پانی کی کمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارا بدن دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا اور غسل ہو جائے گا۔ (ہندیہ درمختار)

مسئلہ:۔ جب مردے کو کفن پر رکھیں تو اس پر عطر لگا دیں اگر مردہ مرد ہو تو ڈاڑھی پر بھی عطر لگا دو، پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گٹوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دیں۔

بعضے کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری دکان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت کی بات ہے جتنا شرع میں آیا ہے اتنا کریں اس سے زیادہ نہ کریں (درمختار)۔

مسئلہ:۔ بالوں میں کنگھی نہ کریں، نہ ناخن کاٹیں نہ کسی اور جگہ کے بال کاٹیں سب اسی طرح رہنے دیں۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ:۔ اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو

بیوی کے علاوہ اور کسی عورت کو غسل دینا جائز نہیں اگر چہ وہ محرم ہی ہو اور اگر بیوی بھی نہ ہو تو اس کو تیمم کرادیں لیکن اس کے بدن پر ہاتھ نہ لگائیں بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لیں تب تیمم کرائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ کسی عورت کا خاوند مرجائے تو اس کی بیوی کا اس کو نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی مرجائے تو خاوند کو مردہ بیوی کے بدن کو چھونا، ہاتھ لگانا درست نہیں اور نہلانا بدرجہ اولیٰ جائز نہیں مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ دوسری کوئی عورت نہلانے والی موجود ہو اور اگر نہلانے والی کوئی عورت موجود نہ ہو، صرف مرد ہی مرد ہوں تو سخت مجبوری میں ضرورت کے وقت خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔ (شامی وامداد المفتین)

مسئلہ:۔ خاوند کا اپنی مردہ بیوی کو دیکھنا، کفن یا کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا مسہری پر لٹانا، کندھا دینا، اور قبر میں اتارنا سب جائز ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ عورتوں کو عورتیں غسل دین اور مردوں کو مرد غسل دیں اس کے برخلاف عورتوں کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہ دیں شرعاً جائز نہیں ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ جو بچہ اتنا کم عمر ہو کہ حد شہوت تک نہ پہنچا ہو اس کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں۔ اسی طرح جو لڑکی اتنی کمسن ہو کہ اس سے شہوت نہ ہوتی ہو تو اُسے مرد غسل دے سکتے ہیں اس میں کچھ حرج نہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر نہلاتے وقت نہلانے والے مردہ میں کوئی عیب دیکھیں تو کسی

سے نہ کہیں، اگر خدانخواستہ مرنے سے اس کا چہرا بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہیں اور بالکل اس کا چرچا نہ کریں یہ سب ناجائز ہے، ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کا کام کرتا تھا مثلاً شرابی یا سودخوار تھا یا گانے بجانے کا کام کرتا تھا تو پھر ایسی باتیں کہہ دینا درست ہیں تاکہ دوسرے لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ جو مردہ جنابت کی حالت میں ہو یا عورت حیض و نفاس سے ہو تو یہ لوگ مردہ کو غسل نہ دیں کہ ان کو غسل دینا مکروہ اور منع ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو جس وقت نکالا جائے اس کو غسل دینا فرض ہے، پانی میں ڈوبنا غسل کیلئے کافی نہیں کیونکہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں ان کا کوئی فعل نہیں ہوا، ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائے گا اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے، اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اس کو غسل دینا فرض رہے گا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر کسی کی نعش اتنی گل سڑ جائے کہ دوران جسم اس کے جسم کو ملنا مشکل ہو تو صرف پانی اس کے بدن پر بہا دینا کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر حمل گر جائے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں، منہ، ناک وغیرہ اعضاء کچھ نہ بنے ہوں تو اس کو نہ نہلایا جائے اور نہ باقاعدہ کفنایا جائے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر دفن کر دیا جائے۔

اور اگر اس بچہ کے کچھ اعضاء بن گئے ہوں تو پھر اس کا حکم وہی ہے جو مردہ بچہ

پیدا ہونے کا ہے یعنی نام رکھا جائے اور غسل دیا جائے لیکن باقاعدہ کفن نہ دیا جائے اور نہ نماز پڑھی جائے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے گا، بلکہ یونہی دفن کر دیا جائے گا اور اگر کسی آدمی کا آدھے سے زیادہ بدن کہیں ملے تو اس کو غسل دینا ضروری ہے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر آدھے سے زیادہ نہ ہو بلکہ آدھا ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں اور اگر آدھے سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر یہ واقعہ ایسی جگہ کا ہے جہاں مسلمان زیادہ آباد ہوں تو اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔ (ہندیہ)

مسئلہ:۔ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور ان کے درمیان کوئی تمیز باقی نہ رہے تو ان سب کو غسل دیا جائے اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہی کو غسل دیا جائے، کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔ (ہندیہ)

میت کو غسل دینے کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

شخص مردے نہلائے، پھر اس کو ڈھک لے (یعنی کوئی بری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور نہلانے والا اس کو چھپالے تو) اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ چھپالے گا (یعنی اخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہوگی) اور جو مردے کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں سندس (جو ایک ریشمین کپڑے کا نام ہے) پہنائے گا۔ (کنز العمال)

تشریح:۔ بعض جاہل مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بے ہودہ بات ہے کیا خود انہیں مرنا نہیں ہے؟ خوشدلی سے مردے کی خدمت انجام دینی چاہئے اور ثواب عظیم حاصل کرنا چاہئے کہ اگر ہم سے بھی لوگ اسی طرح بچے جیسے ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازہ کی کیفیت کیا ہوگی اور عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بدلہ دینے کو اُسے ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کردیں۔ (العیاذ باللہ من ذلک)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مردے کو غسل دے اور اُسے کفن دے اور اس کو حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اس کے بجائے کافور بھی کافی ہے) اور اس کے (جنازہ) کو اُٹھائے اور اُس پر نماز پڑھے اور اس کی وہ (بری) بات افشا نہ کرے جو دیکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا دور ہوا جیسا کہ اُس دن تھا جب کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (گناہوں سے) دور تھا، یعنی گناہِ صغیرہ معاف ہو جائیں گے۔ (کنز العمال)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مردہ کو نہلائے پھر چھپالے اس کے (عیب) کو تو اُس کے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں) گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جو اُسے کفن دے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اُس کو جنت کا سندس اور استبرق پہنائے گا اور جو میت کے لئے قبر کھودے پھر اس کو اس میں دفن کرے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس شخص کیلئے اس قدر اجر جاری فرمائیں ے جو اس مکان کے ثواب کے مثل ہوگا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھیں۔ یعنی اس قدر اجر وثواب ملے گا جتنا کہ اُس مردے کو قیامت تک رہنے کیلئے مکان رعایت پر دینے کا اجر ملتا۔ (کنز العمال)

تشریح:۔ واضح رہے کہ مردہ کو غسل دینے اور اس کی خدمت کرنے کی جو فضیلت اور ثواب کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب اس صورت میں ہے جب کہ محض اللہ کے واسطے غسل دیا جائے اور خدمت کی جائے، ریا اور اُجرت لینا مقصود نہ ہو، اگر غسل وغیرہ کی اُجرت لے لی تو ثواب نہ ہوگا اگرچہ غسل میت پر اُجرت لینا جائز ہے گناہ نہیں۔ مگر اُجرت کا جواز دوسری بات ہے اور اجر وثواب ملنا دوسری بات ہے۔

واللہ اعلم

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفاء اللہ عنہ